تکیہ دودھ، خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرنے سے متعلق حدیث

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 3069 تاریخ: 20-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عوام الناس میں یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ تین چیزیں جب دی جائیں، تو ان کو منع نہیں کرنا چاہیے۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں: (1) تکیہ (2) دودھ (3) خوشبو۔ کیا یہ بات درست ہے؟ اور کیا ایسی کوئی روایت کتبِ احادیث میں موجود ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسلمان کئی مواقع پر آپس میں ملاقات کرتے ہیں، ملاقات کے دوران شریعت مطہرہ نے آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ دینے کو پسند کیا ہے۔ کئی احادیث کریمہ میں تحفہ دینے کی ترغیب موجود ہے، البتہ تحفہ دو طرح کا ہوتا ہے، ایک وہ جو اعلیٰ قیمت کا ہو، تو اس کو لینے کے بعد عموماً قدر شناس لوگ اس کی قدر کرتے ہوئے اس کا بدلہ بھی دیتے ہی ہیں، ایسے تحفے لینا یا دینا کئی لوگوں پر دشوار اور بھاری ہو سکتا ہے، مگر دوسرا وہ تحفہ ہے جس کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہوتی اور ایسا تحفہ دینے یا لینے والے پر کوئی بوجھ بھی نہیں ہوتا، اس لیے ان معمولی تحفوں کو شکریہ کے ساتھ قبول کرنا چاہیے، واپس نہیں کرنا چاہیے کہ واپس کرنے میں تحفہ دینے والے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے، جبکہ قبول کرنے میں میزبان کو خوشی محسوس ہوتی ہے اور کسی مسلمان مومن کا دل خوش کرنے میں ثواب کمانے کا موقع بھی نصیب ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے کتب احادیث میں یہ حدیث پاک موجود ہے، جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تین چیزیں (1) تکیہ (2)

دودھ (3) تیل، جبکہ بعض نے تیل سے مراد خوشبو لیا ہے، جب کسی شخص کو پیش کی جائیں، تو ان کو منع نہ کرو۔

شارحین حدیث رحمۃ اللہ علیہم نے اس کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں عام طور پر اظہارِ احسان کم ہوتا ہے اور اگر ان چیزوں کو قبول نہ کیا جائے، تو اس سے سامنے والے شخص کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے، لہٰذا جب کسی شخص کو یہ چیزیں بطور تحفہ دی جائیں، تو قبول کر لینی چاہیے، انکار نہیں کرنا چاہیے۔

جامع ترمذی شریف میں ہے: ”عن ابن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”ثلاث لا ترد: الوسائد، والدهن، واللبن، الدهن: يعني به الطيب. هذا حديث غريب “ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں واپس نہ کی جائیں: تکیہ، تیل اور دودھ۔ تیل سے مراد خوشبو ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(سنن الترمذی، جلد 5، صفحہ 108، حدیث 2799، مطبوعہ مصر)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہے: ” أي: لا ينبغي أن ترد لقلة منتها وتأذي المهدي إياها (الوسائد والدهن واللبن) قال الطيبي رحمه الله: ” يريد أن يكرم الضيف بالوسادة والطيب واللبن، وهي هدية قليلة المنة فلا ينبغي أن ترد “فكأنه حمل الدهن على الطيب وعبر عنه بالطيب، والأظهر أن المراد به مطلق الدهن لأن العرب تستعمله في شعور رءوسهم “ترجمہ: کیونکہ ان چیزوں میں اظہارِ احسان کم ہوتا ہے اور اس سے تحفہ دینے والے کو تکلیف بھی ہوتی ہے، لہٰذا ان کو واپس کرنا، مناسب نہیں۔ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات سے مقصود یہ ہے کہ تکیہ، دودھ اور خوشبو سے مہمان کا اکرام کیا جائے اور اس میں بوجھ کم ہوتا ہے، لہٰذا ان کو واپس کرنا، مناسب نہیں، گویا کہ تیل کو خوشبو پر محمول کرتے ہوئے تیل سے تعبیر کیا گیا ہے، حالانکہ اظہر یہ ہے کہ اس سے مراد مطلق طور پر تیل ہو، کیونکہ عرب لوگ اپنے سر کے بالوں میں تیل استعمال کرتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد 5، صفحہ 2013، مطبوعہ بیروت)

علامہ مظہر الدین مظہری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کی حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے

فرماتے ہیں:" يعني: إذا أعطاكم أحد وسادة لتجلسوا عليها أو تتكئوا عليها فاقبلوها، وكذلك إذا أعطاكم أحد طيبا أو لبنا فاقبلوه؛ لأن المنة فيهن قليل، ولأنكم لو لم تقبلوا هذه الأشياء يتأذى المعطي منكم، ويحصل بينكم بغض وعداوة "ترجمہ: یعنی جب تم میں سے کسی ایک کو تکیہ دیا جائے تاکہ تم اس پر بیٹھ جاؤ یا اس پر ٹیک لگالو، تو تکیہ قبول کرلو، اسی طرح جب کوئی شخص تم کو خوشبو یا دودھ دے، تو اس کو قبول کرلو، کیونکہ اس میں بوجھ کم ہوتا ہے اور اگر تم ان چیزوں کو قبول نہ کروگے، تو اس سے تحفہ دینے والے کو اذیت ہوگی اور اس سے آپس میں بغض و عداوت پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

(المفاتیح شرح مصابیح، جلد3، صفحہ523، مطبوعہ دار النوادر، وزارۃ الأوقاف الکویتیہ)

اسی طرح کی حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے مراۃ المناجیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" اگر میزبان اپنے مہمانوں کو آرام کے لیے تکیہ پیش کرے اور سر میں ملنے کے لیے تیل، پینے کے لیے دودھ یا لسّی، تو مہمان اسے رد نہ کرے، بلکہ بخوشی قبول کرے۔ عرب شریف میں تیل بھی مہمان کی خاطر پیش ہوتا تھا، جیسے بہار میں اب بھی تیل، عطر، پان سے ہر آنے والے کی خاطر کی جاتی ہے۔ **یعنی خوشبودار تیل مگر حق یہ ہے کہ ہر تیل مراد ہے، خوشبودار ہو یا نہ ہو، حدیث کے مطلق کو اپنے اطلاق پر رکھنا بہتر ہے۔**"

(مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ359، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:" تین چیزیں واپس نہ کی جائیں، تکیہ اور تیل اور دودھ۔" بعض نے کہا تیل سے مراد خوشبو ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، حصہ14، صفحہ67، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

بطورِ خاص خوشبو کے متعلق حدیث میں بیان ہوا کہ اس کو بھی منع نہ کیا جائے، جیسا کہ ترمذی شریف کی ہی روایت ہے:" عن ابی عثمان النھدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ "ترجمہ: حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے، تو منع نہ کرے، کیونکہ خوشبو جنت سے آئی ہے۔ **(سنن الترمذی، جلد5، صفحہ108، حدیث2791، مطبوعہ مصر)**

اسی طرح کی حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے مراۃ المناجیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگرچہ دوسرے ہدیے بھی واپس کرنا خلاف اخلاق ہے، مگر خوشبو واپس کرنا تو بہت ہی خشک مزاجی کی دلیل ہے کہ اس میں وزن ہلکا قیمت معمولی خوشبو اعلیٰ ہے۔“

(مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ352، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے: ”عن ابی هريرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ عليه وسلم قال: يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة“ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو ہدیہ دینے کے لیے حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔“

(صحیح بخاری، جلد3، صفحہ153، حدیث2566، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کی مذکورہ حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”والهدية إذا كانت يسيرة فهي أدل على المودة وأسقط للمؤنة وأسهل على المهدي لإطراح التكليف“ ترجمہ: تحفہ جب معمولی ہوتا ہے تو یہ محبت پر زیادہ دلالت کرتا، مشقت کو ختم کرتا اور تکلیف کم ہونے کی وجہ سے تحفہ دینے والے پر آسان ہوتا ہے۔

(عمدۃ القاری، جلد13، صفحہ126، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

04جمادی الاخری 1445ھ/20دسمبر 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے